ابی منصور واسطی سے انہوں نے ابراہیم بن عبدالحمید سے انہوں نے حضرت ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے اپنے اس لڑکے کو لکھنا پڑھنا سکھایا ہے اس کو کس کام میں لگاؤں ؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تیرے باپ کو جزائے خیر دے پانچ کاموں کو چھوڑ کر جس کام میں چاہے لگا۔ اس کو سباء اور سنار اور قصاب اور غلہ فروش اور بردہ فروش نہ بنانا۔ اس شخص نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سباء کیا ہے ؟ فرمایا کفن فروش جو میری امت کی موت کی تمنا رکھتا ہے۔ میری امت کا ایک نومولود بھی میرے نزدیک ان تمام چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہے جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ سنار تو یہ میری امت کو مقروض کرنے کی ترکیب کرتا ہے۔ اور قصاب اس لئے کہ ذبح کرتے کرتے اس کے دل سے رحم نکل جاتا ہے اور حناط (غلہ فروش) یہ ہماری امت کے ہاتھ گرانی سے بیچنے کے لئے غلہ کی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے اور کسی بندے کا چور بن کر اللہ سے ملاقات کرنا میرے نزدیک زیادہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ بندہ گراں فروخت کرنے کے لئے چالیس دن تک غلہ اپنے یہاں جمع کئے ہوئے ہو اور نخاس یعنی بردہ فروش تو اس کے متعلق میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہاری امت میں بدترین شخص وہ ہے جو آدمیوں کی خرید و فروخت کا پیشہ کرتا ہے۔

(۳) میرے والد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بیان کیا مجھ سے سعد بن عبداللہ نے روایت کرتے ہوئے احمد بن محمد سے انہوں نے محمد بن یحییٰ خزاز سے انہوں نے طلحہ بن زید سے انہوں نے حضرت جعفر بن محمد علیہما السلام سے انہوں نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری خالہ کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تو میں نے انہیں ہدایت کی کہ وہ اسے حجام یا قصاب یا سنار نہ بنائیں۔

باب (۳۱۵) وہ سبب جس کی بناء پر عامہ جو کچھ کہتے ہیں اس کے خلاف اختیار کرنا واجب ہے۔

(۱) مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بیان کیا مجھ سے احمد بن ادریس نے روایت کرتے ہوئے ابی اسحاق ارجانی سے انہوں نے اس روایت کو مرفوع کیا اور کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگوں کو یہ کیوں حکم دیا گیا کہ عامہ جو کچھ کہتے ہوں اس کے خلاف امر اختیار کرو۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے نہیں معلوم آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام اللہ کے دین کے احکامات جو بھی بتاتے امت اس کے خلاف عمل کرتی تاکہ ان کی حکومت نہ رہے اور امیرالمومنین علیہ السلام سے ان مسائل کو پوچھا کرتے جو انہیں خود معلوم نہ ہوتے اور جب

امیر المومنین علیہ السلام ان کو حکم شرعی بتاتے تو اپنی طرف سے اس حکم کی ضد فتویٰ جاری کرتے تاکہ لوگ التباس (شبہ) میں پڑجائیں۔

(۲) بیان کیا مجھ سے جعفر بن علی نے روایت کرتے ہوئے علی بن عبداللہ سے اور انہوں نے معاذ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ جب میں اپنی مجلس میں بیٹھتا ہوں تو لوگ میرے پاس مسائل دریافت کرنے کے لئے آتے ہیں جب میں محسوس کرلیتا ہوں کہ یہ آپ لوگوں کا مخالف ہے تو میں اس کو آپ کے اغیار کا مسئلہ بتا دیتا ہوں اور جب محسوس کرتا ہوں کہ یہ شخص آپ لوگوں کے قول پر اعتقاد رکھتا ہے تو آپ علیہ السلام لوگوں کا مسئلہ بتادیتا ہوں اور اگر کوئی شخص ایسا آتا ہے کہ میں محسوس نہیں کرپاتا کہ یہ آپ لوگوں کا مخالف ہے یا موافق تو اس کو اس مسئلہ میں آپ لوگوں کا قول اور آپ کے اغیار کا قول بتاتا ہوں کہ وہ ان دونوں میں سے جو قول چاہے اختیار کرے۔ یہ سن کر آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے ایسا ہی کیا کرو۔

(۳) مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بیان کیا مجھ سے سعد بن عبداللہ نے روایت کرتے ہوئے عمرو بن ابی مقدام سے انہوں نے علی بن الحسین سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ جب ظالم حکمرانوں کی حکومت میں ہو تو ان کے احکام پر چلو اور خود کو شہرت نہ دو ورنہ قتل کردیئے جاؤ گے اور تم نے ان کے احکام پر عمل کیا تو یہ تم لوگوں کے لئے بہتر ہوگا۔

(۴) بیان کیا مجھ سے علی بن احمد نے روایت کرتے ہوئے احمد بن ابی عبداللہ سے انہوں نے علی بن اسباط سے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ کبھی کبھی میرے لئے ایسا مسئلہ پیدا ہوتا ہے کہ بغیر اس کو معلوم کئے چارہ نہیں ہوتا مگر جس شہر میں جاتا ہوں اس میں آپ کے دوست داروں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ جس سے میں فتویٰ لوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ایسے موقع پر تم فقیہ شہر کے پاس جاؤ اور اس سے مسئلہ پوچھو اور وہ تم کو جو فتویٰ دے اس کے خلاف عمل کرو اس لئے کہ اس کے خلاف ہی میں حق ہوگا۔

باب (۳۱۶) پردہ دری کا سبب

(۱) بیان کیا مجھ سے محمد بن حسن رحمہ اللہ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن حسن صفار نے روایت کرتے ہوئے عباس بن معروف سے انہوں نے عبداللہ ابن عبدالرحمن اصم بصری سے انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اور انہوں نے پہنچایا اس حدیث کو حضرت